ادا ریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک اچھے معاشرے کی تعمیر کیسے ؟

رئیس التحریر مولانا سید نسیم علی شاہ الھاشمی
مہتمم جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان (بنوں)

آپ کا گھر ایک سلطنت ہے۔آپ گھر کے سربراہ ہیں۔یا خاندان خانہ ہونے کے ناطے ''ملکہ محترمہ'' ہر دو صورتوں میں آپ اپنی سلطنت کے بارے میں جواب دہ ہیں، آپ جس چار دیواری میں رہتے ہیں عرف میں اسے گھر کہا جاتا ہے اور جو لوگ اس چار دیواری کے اندر رہتے ہیں ان کی اجتماعی حیثیت کو خاندان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔والدین خاندان کی تشکیل حقوق وفرائض میں توازن رکھنے اور آپس کے مراتب کی حفاظت کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہیں۔''یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃٍ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیراً ونساء واتقو اللہ الذی تسائلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیباً'' (النساء:۱)

''لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے جوڑا بنایا، اور دونوں سے بہت سے مرد اور عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔اُس معبود الہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ وقرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو، یقین جانو کہ اللہ تمہاری نگہبانی کر رہا ہے''

بخاری کتاب النکاح میں رسول ﷺ کا ارشاد گرامی مذکور ہے کہ ''تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، امیر حاکم ہے (حکمران) مرد اپنے گھر والوں پر نگران ہے،عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے اولاد پر نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔''

درج بالا آیت اور حدیث سے واضح ہوا کہ ''(۱) تقویٰ اختیار کیا جائے (۲) آپس کے تعلقات کو قائم اور مستحکم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ (۳) میاں بیوی دونوں اپنے گھر کے نگران ہیں ان سے نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (۴) چوتھی بات یہ ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہیں۔انہیں معلوم ہے کہ گھریلوں معاملات میں کون زیادتی کر رہا ہے اور کون عدل وانصاف سے کام لے کر خاندان کو اچھی بنیادوں پر استوار کر رہا ہے۔

اچھے خاندان بنانے تعمیر کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے ایک خاص ماحول کی ضرورت ہے ایسا ماحول جس میں خوف خدا، ایمان،تقویٰ، محبتِ رسول اور دین پر عمل پیرا ہونے کا سچا جذبہ موجود ہو۔ایسا ماحول جس میں فسق وفجور، اللہ ورسول ﷺ سے بغاوت کے جراثیم موجود نہ ہو۔اپنے گھروں میں ایسا ماحول پیدا کرنے کے لئے حسب ذیل چند بنیادی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

گھر کی روحانی صفائی کیجئے: اس صفائی سے مراد دھول مٹی کی صفائی نہیں، اگر چہ ایک صاحبِ ایمان کا گھر اس لحاظ سے نظیف ونفیس ہوتا ہے لیکن یہ دوسری قسم کی صفائی ہے یہ صفائی منکرات، رسوم ورواج فحش باتوں اور بے ہودہ رسائل وجرائد کی ہے۔

اولاد: اپنے گھروں میں دیکھئے کہ کہیں شیطانی ڈبہ تو موجود نہیں جس سے عرف میں ''ٹی وی، وی سی ڈی اور کیبل نظام'' کہتے ہیں یقین رکھئے کہ آپ کے گھر میں اگر یہ منحوس چیز موجود ہے تو بھلے آپ خود کو کتنی ہی طفل تسلیاں دے دیں کہ ہم اس کے ذریعے صرف مذہبی پروگرام دیکھتے ہیں۔ یا خبریں وغیرہ سنتے ہیں، لیکن آپ کی تمام تر احتیاطوں کے باوجود یہ ضرر آپ کو ڈسے گا، اسلئے پہلی فرصت میں اس سے چھٹکارا حاصل کیجئے۔ ٹی وی اور وی سی ڈی نجاست وغلاظت کا پٹارہ ہے یہ ہمارے عقائد کو بگاڑ رہا ہے اور گویا یہ فحاشی اور عریانی کا گھر میں کارخانہ بنانا ہے۔ ہمارے اعمال کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے، جن گھروں میں یہ وبائی ڈبہ موجود ہے وہاں سے رحمت الٰہی رخصت ہو چکی ہے۔

دوسرے نمبر پر دیکھئے کہ گھر میں تصاویر تو موجود نہیں اگر موجود ہو تو انہیں جلا دیجئے تاکہ رحمت کے فرشتوں کی آمد میں رکاوٹ نہ ہو۔ اپنی الماریوں اور شیلف کا جائزہ لیجئے کہیں گانے بجانے کی کیسٹیں اور سی ڈیز تو نہیں رکھیں، فسق وفجور پر مبنی عشقیہ شاعری تو نہیں پڑی، بے ہودہ ناول اور تصویری رسائل تو نہیں رکھے ہوئے ہیں۔ مغرب زدہ لوگوں کے افکار کی کتابیں تو موجود نہیں یہ سب ہیں تو انہیں بھی گھر بدر کیجئے، جائزہ لیجئے کہ گھر کے اندر دیگر کیا کیا منکرات ہو رہے ہیں۔ شرعی پردے سے بے پروائی تو نہیں بدعات کی خرافات تو نہیں غیر شرعی خوشی اور غمی کے موقع پر رسم ورواج کی پابندی تو نہیں کی جاتی ہے۔ اگر ان چیزوں میں سے کوئی بھی چیز موجود ہو تو ان سے بھی چھٹکارا حاصل کیجئے۔ اس طرح آپ پہلے گھر کو صاف ستھرا کر کے ماحول کو دینی اعمال کیلئے قابل قبول بنائیں تاکہ کل جب آپ اپنے گھر والوں کو دینی احکام کی تلقین کریں تو وہ عمل لانے میں کوئی رکاوٹ موجود نہ ہو۔

تعلیم کا آغاز کیجئے: اپنے گھر میں ایک وقت مقرر کیجئے جب تمام افرادِ خانہ موجود ہوتے ہو۔ ایسے وقت تمام لوگ ایک جگہ بیٹھ کر تعلیم وتعلّم کا اہتمام کریں اور اکابر علماء کی کتابوں کا انتخاب کر کے ان کے مختلف ابواب پڑھ کر سنایئے۔ قرآن مجید کی تفسیر اور احادیثِ رسول ﷺ کا انتخاب پڑھئے۔ اس وقت اپنے بچوں کو صحابہ وصحابیات، تابعین وتابعات اور تاریخ اسلام کے خاص واقعات کے بارے میں بتائے۔ دینی مسائل کی کوئی مستند کتاب پڑھئے تاکہ آپ کی اولاد دینی مسائل سے آگاہ ہوسکے۔ مسنون دعائیں اور چھوٹی سورتیں اپنے بچوں کو یاد کرایئے۔ اس کے لئے بہترین وقت عشاء کے نماز کے بعد کا ہے۔ جب تمام لوگ اپنی اپنی ضرورت سے فارغ ہو چکے ہو۔ اس طرح تعلیم وتعلّم کا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ تمام گھر والوں کو اکھٹا مل کر بیٹھنا نصیب ہوگا گھر کے افراد میں سے کسی کا کوئی مسئلہ ہو تو علم میں آجائے گا کسی بات پر اجتماعی مشورہ درکار ہے تو وہ اسی موقع پر ہو جائے گا۔ اسی طرح ایک گھر کی چار دیواری کے اندر محبت واخوّت اور دلی تمدردی کا بے مثال جذبہ پروان چڑھے گا۔

دینی کتب کی لائبریری بنائیے: اپنے گھر میں دینی کتب ورسائل کے لئے ایک الگ لائبریری بنائیے۔ جس میں قرآن مجید کی منتخب تفاسیر، احادیث کی کتب، سیرۃ الرسول ﷺ، دینی مسائل واحکامات، تاریخ اسلام، جہاد اور مجاہدین، ادبی معلومات، فرق باطلہ کے، عیسائیت ویہودیت کی خفیہ وعلانیہ سازشوں کے متعلق کتب ورسائل رکھے جائیں۔ نیز اکابر علماء کے مواعظ، معاشرتی آداب اور ادعیہ مأثورہ کی کتابیں بھی رکھی جائیں، تاکہ افرادخانہ وقتاً فوقتاً ان کا مطالعہ کرتے رہیں۔

دینی احکام کی پابندی کرائیے: آپ پر گھر کے سربراہ ہونے کے ناطے لازمی ہے کہ اپنے متعلقین کو دینی احکام کے پابند کروائیں شوہر بیوی کو، بیوی بچوں کی، غرض ایک دوسرے کو دینی احکام کی تلقین کریں تو اصبی بالحق پر عمل کریں، جہنم کی آگ سلے بچانے کی فکر کریں جو مسلسل بھڑک رہی ہے سمجھ لیں کہ آج اگر آپ نے اس سلسلے میں کوتاہی کی تو قیامت کے روز پُرس ہوگی۔

قرآن مجید میں ہے ''یاایھاالذین آمنوا قواانفسکم وأھلیکم ناراً'' (التحریم ٦)

ترجمہ: اے ایمان والوں! بچاؤ اپنے آپ کو اور گھر والوں کو جہنم کی آگ سے''

اس سے خود بچنے اور گھر والوں کو بچانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خود کو دین کے دامن سے وابستہ کرلیا جائے۔

اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کی ہوجائے اور جب دس سال کو پہنچ جائیں تو (نہ پڑھنے پر) اسے مارو، اور اس عمر میں انکے بستر علیحدہ علیحدہ کردو۔ (ابوداؤد)

اپنے گھر والوں کو کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، بات چیت کرنے، مہمانوں کی مہمانوازی، ملنے والوں سے تعلق کے آداب سکھائیں۔ باپ پر لازم ہے کہ اولاد کی ایمانی، اخلاقی، جسمانی، عقلی اور معاشرتی تربیت کرے تاکہ وہ معاشرے کا بہترین فرد بن سکے۔

ضبط وتحمل کا رویہ پیدا کیجئے: جس چار دیواری میں کچھ افراد رہتے ہو وہاں کسی سے خلاف تہذیت بات سرزد ہوجانا آپس میں ناراضگی یا تو تکار ہوجانا کوئی نادر بات نہیں، ایسے موقع پر آپ کا امتحان ہے، دیکھئے کہ غلطی کس کی ہے اور کتنی ہے اس غلطی پر کس طرح تادیب ضروری ہے۔ ایسا مت کیجئے کہ ادھر بچے کی شکایت آئی ادھر چٹاخ پٹاخ دھنائی ہوگئی اسی طرح میاں بیوی کی آپس میں ناراضگی ہوسکتی ہے، کسی مسئلے پر اختلاف رائے پیدا ہوسکتا ہے، خیال رکھئے کہ آپ کا اختلاف بچوں کی سماعت تک نہ پہنچے، آپ کی باہمی چپقلش کا اولاد پر بہت برا اثر پڑسکتا ہے۔ اختلاف رائے کی صورت میں آپ دونوں نے کیا کردار ادا کرنا ہے اس بارے میں دینی تعلیمات جاننے کی کوشش کریں۔ طنز، لالچ، حسد، خوف یا دباؤ کو اپنے رویے کا حصہ نہ بننے دیں۔ رواداری اور تحمل میاں بیوی کے لئے انتہائی لازمی ہیں، کبھی ناگوار بات پیش آجائے تو فوری ردعمل دینے کی کوشش نہ کریں۔ ایسی بات یا حرکت سے اجتناب کریں جس سے دوسرے کو بدگمانی' شک یا وہم ہوسکے۔

توازن قائم کیجئے: ماں ہو یا باپ آپ کو اپنی اولاد میں کسی بچے سے خاص محبت ہوسکتی ہے۔ یہ ایک فطری امر ہے لیکن ضروری ہے۔

کہ اعتدال اور توازن کا دامن تھامے رکھیں کسی ایک بچے کی طرف زیادہ التفات دوسرے بچوں کو آپ سے اور اس بچے سے دور کر سکتا ہے۔ ہمارے ہاں ایک عمومی رویہ ہے کہ والدین بیٹوں کے ساتھ زیادہ تعلق خاطر رکھتے ہیں ان کی تعلیم اور پرورش میں کوتاہی نہیں ہونے دیتے لیکن بیٹیوں کے ساتھ معاملہ ذرا مختلف ہوتا ہے عموماً انہیں اپنے حق سے محروم رکھا جاتا ہے اور ان کے ساتھ معاملات میں سرد مہری برتی جاتی ہے مثلاً لڑکے کو رات سوتے وقت گرما گرم دودھ کا پیالہ ملتا ہے لیکن لڑکی کو بچا کچھا کھانا پڑتا ہے آپ کا رویہ جہاں آپ کے لئے دین و دنیا کے اعتبار سے خسارہ کا باعث ہوگا وہیں اس بچی کا مستقبل بھی تاریک ہو جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے بچیوں کی تعلیم کی خاص ہدایت فرمائی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچ جائیں تو وہ قیامت میں میرے ساتھ ہوگا'' (مسلم)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ارشاد گرامی ہے۔ ''جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی، ان کی اچھی تربیت کی ان سے حسن سلوک کیا پھر ان کا نکاح کر دیا تو اس کے لئے جنت ہے'' (ابوداؤد)

رسول اللہ ﷺ نے بچیوں کے معاملے میں خاص تاکید اس لئے فرمائی کہ معاشرے میں بیٹی کو بیٹے کے مقابلے میں کمتر سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے آپؐ نے ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید بھی فرما دی اور اس کے بدلے اجر و ثواب، اپنی معیت اور جنت کی بشارت بھی دے دی۔ خاندانی زندگی میں توازن قائم رکھنے کے اور بھی مقام ہیں۔ مثلاً عزیز و اقارب سے تعلق میں، دوستوں کے ساتھ دوستی میں، معاملات میں، گھریلو اخراجات میں غرض اس توازن کی کوئی حد نہیں، ہر معاملے میں اعتدال اور توازن ضروری ہے حتیٰ کہ عبادات میں بھی۔

رہنمائی کیجئے: آپ کی اولاد آپ کے پاس اللہ کی امانت ہے، اس امانت کا حق یہ ہے کہ اس کی صحیح رہنمائی کی جائے، زندگی کے مختلف مرحلوں پر پیش آمدہ حالات سے بروقت آگاہ کیجئے۔ بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو انہیں مستقبل کے حوالے سے مناسب اور دین و دنیا کے اعتبار سے بہتر مشورہ دیجئے، ان کے مزاج و نفسیات کو دیکھتے ہوئے ان کے لئے مناسب شعبہ تجویز کیجئے۔ دوستوں کے انتخاب، کاروباری اسلوب، عام لوگوں کے معاشرے میں چلن، زمانے کی اونچ نیچ، ان تمام معاملات کے متعلق ایک مربی کی حیثیت سے آگاہی دیجئے تاکہ انہیں آپ کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اطمینان کے ساتھ شاہراہ حیات پر گامزن رہ سکے۔

موجودہ دور میں بچوں میں نت نئی باتیں اور سوال کرنے کا رجحان بہت زیادہ ہے، انہیں کسی چیز سے منع کیا جائے تو وہ علت جانے بغیر اس چیز کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے جبکہ حکم چلانے کی صورت میں باغیانہ جذبات پرورش پاتے ہیں۔ اس لئے حکمت کا تقاضہ ہے کہ انہیں اپنے قریب کیا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی کے بارے میں سوال کریں۔ تو معقول جواب دیا جائے وہ کوئی اچھا کام کریں، تعلیمی میدان میں کوئی معرکہ سرکریں تو تعریف اور انعام سے نوازیں انہیں اپنے پاس بیٹھنے اور بات چیت کرنے کا موقع دیں، ان کی دلچسپیوں میں آپ بھی دلچسپی لیں، بچے کیا پڑھ رہے ہیں اس کا جائزہ لیں مگر یہ بھی نہیں کہ ان پر نادیدہ استوار کرنے کیلئے بچوں کی حرکات و سکنات پر نظر بھی رکھیں۔ غلط حرکت پر مناسب انداز میں سمجھائیں۔ ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ بچوں میں ہر وہ کام کر

گزرنے کی تمنا ہوتی ہے جس سے منع کیا جائے لہذا بچے کو محض منع کرنے کی بجائے اس کو رکھنے پر قائل کریں۔آپ کی طرف سے محبت اور دلیل سے سمجھائی ہوئی بات یقیناً پائیدار ہوگی، بجائے اس کے کہ آپ مار پیٹ سے کام لیں۔

مشاورت کا اہتمام کیجئے: موقع بموقع مشاورت کا اہتمام کریں اپنی اولاد سے مشورہ لیں، خیال رکھیں کہ جب کوئی فرد مشورہ دے رہا ہو چاہے وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو اس کی بات کو دھیان سے سنیں، اسے اپنی بات کہنے کا موقع دیں، اس کی رائے کو مذاق میں نہ اڑائیں بلکہ اسے احساس دلائیں کہ آپ نے اس کی بات غور سے سنی ہے۔اور اس کی رائے میں وزن ہے۔تو تکار کی زبان سے اجتناب کریں۔ کوئی فرد ناگوار بات کہے تو تحمل سے سنیں اور سمجھائیں کسی کی بات پر جرح نہ کریں۔یہ آپ کے لئے بہترین موقع ہوگا کہ اپنی اولاد میں بات کرنے کا سلیقہ اور خود اعتمادی پیدا کرسکیں۔جب فیصلہ کرنے لگیں تو ایسا فیصلہ کریں جس میں خاندان کے تمام بڑوں اور بچوں کے جذبات کی ترجمانی ہو، فیصلہ کرنے میں تقویٰ کو معیار بنائیں۔

اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھیئے: اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھئے، گھریلو اشیاء میں بے ترتیبی نہ ہو، ہر چیز اپنے مقام اور مناسب انداز میں رکھی آئے، بستر کی چادریں، پہننے کا لباس، دروازوں پر لٹکے ہوئے پردے غرض ہر چیز صاف ہو۔آپ کا باورچی خانہ کباڑ خانہ نظر نہ آئے۔اسی طرح دیواروں پر جالے یا کونوں کھدروں میں کیڑے مکوڑے چھپے ہوئے نظر نہ آئیں۔یہ آپ کا ظاہری ماحول ہے جو آپ کے باطنی پاکیزگی، طبعی نفاست اور معاشرتی تہذیب پر دلالت کرتا ہے۔صاف ستھرے ماحول انسانی قلب پر بہت اثر ہوتا ہے طبیعت مسرور اور مطمئن رہتی ہے۔

آپ گھر میں داخل ہوں تو: ''اللهم انى أسألك خير لمولج وخير المخرج بسم الله ولجنا وبسم الله خرجنا وعلى الله ربنا توكلنا'' (سنن أبى داؤد، كتاب الأدب، رقم الحديث:۴۴۳۲) پڑھ کر داخل ہوں۔

نکلیں تو: ''بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة الا بالله'' (سنن الترمذی، كتاب الدعوات، رقم الحديث:۳۳۴۸) پڑھ کر نکلیں۔

اور اس دعا کو تو معمول بنالیں ''اللهم اغفرلى ذنبى ووسع فى دارى وبارك لى فيما رزقتنى'' (سنن الترمذی، كتاب الدعوات، رقم الحديث:۴۳۲۲)

ترجمہ: اے میرے رب! میرے گھر کو وسیع کردے اور میرے رزق میں برکت عطا فرمادے۔

ان شاء اللہ جب آپ مندرجہ بالا روایت کو اپنے گھر میں زندہ کریں گے تو اس دنیا میں ہی جنت کے مزے لیں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

☆☆☆☆☆☆☆☆☆